بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۹ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ ۲۸ فتح ۱۳۵۰ ہش ۲۸ دسمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۹۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کو اگر خدا کی راہ میں مصائب کے دریا میں بھی ڈالدیا جائے تو وہ گھبراتا نہیں

اُسے سچّی معرفت حاصل ہوتی ہے جو اُس کیلئے حقیقی نعمت اور راحت کا موجب بنتی ہے

"وہ امور جن پر سچّی معرفت کی بنا ہے، یہ ہیں کہ انسان خُدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مُشکلات کے دریا میں ڈالا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی آگے بڑھائے۔ اِس کے بعد اُسکی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچّی نعمت اور حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اُسوقت دل میں رِقّت پیدا ہوتی ہے مگر یہ رِقّت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذّت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ رُوح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مُدّعا یہ ہے کہ سمندر سے پہلے ایک سراب آتا ہے وُہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے۔ جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایُوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وُہ ناکام اور نامراد رہتا ہے۔ لیکن جو ہمّت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے وُہ منزلِ مقصُود پر پہنچ جاتا ہے۔ خُدا تعالیٰ نے مختلف کیفیّتیں انسانی رُوح کے اندر رکھی ہوئی ہیں۔ اُن میں سے اس رِقّت کی بھی ایک کیفیّت ہے۔ کوئی فقط شعر خوانی یا خوش الحانی سے متأثر ہو جاتا ہے، کوئی آگے چلتا ہے اور ان پر قانع نہ ہو کر صبر کے ساتھ اصل مرحلہ تک پہنچتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ سچّائی کے طالب کے واسطے یہ شرط ہے کہ جہاں سے اُسے سچّائی ملے لے لے۔ یہ ایک نُور ہے جو اُس کی رہبری کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲۷ فتح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۶ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ میں یومِ ولادت قائدِ اعظم

ربوہ - ۲۶ دسمبر - کل یہاں پر یوم ولادت قائد اعظم کی تقریب پر عام تعطیل رہی۔ تمام محلہ جات میں جلسے منعقد ہوئے جن میں قائداعظم محمد علی جناح کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اہم ملکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی اور پاکستان کی حفاظت و استحکام کے لئے دعائیں کی گئیں۔

۲۲/۲۳ دسمبر کی درمیانی شب کو مکرم خلیفہ وسیم الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا کی ہے۔ نومولودہ محترم خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم کی پوتی اور عزیز احسن بیگ صاحب آف سلمانکی ہیڈ کی نواسی ہے اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کی پڑپوتی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے، اسے نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواستِ دُعا

مشرقی پاکستان کے حالیہ بحران میں بہت سے احباب کے عزیز و اقارب وہاں پر مقیم تھے ان کے متعلق لازمی طور پر بہت فکر اور تشویش ہے۔

احباب جماعت خصوصیت سے ان کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ اُن کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور بخیریت واپس لائے اور ہماری پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ آمین

چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی کی طرف فوری توجّہ درکار ہے!

امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و سیکرٹریانِ مال و وقفِ جدید از راہِ کرم فوری طور پر اِس امر کا جائزہ لیں کہ آیا اُن کی جماعت کی طرف سے امسال چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی ہو چکی ہے یا نہیں۔ عدمِ ادائیگی کی صورت میں فوری ادائیگی کا بندوبست فرمایا جائے۔ کیونکہ وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱/۱۲/۷۱ کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

موجودہ ملکی حالات کے باعث وقفِ جدید کی طرف فوری اور خصوصی توجہ درکار ہے۔ کیونکہ متأثرہ علاقہ کی طرف سے چندہ کی وصولی میں کمی اِس امر کی متقاضی ہے کہ غیر متأثرہ جماعت اور افراد اِس کمی کو بھی پُورا فرمائیں۔

کان اللہ معھم وجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۸ فتح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنیادی اہمیت کا حامل ایک غور طلب سوال

آج ہم جس انتہائی نازک اور سنگین صورتِ حال سے دوچار ہیں اس کی نزاکت اور سنگینی سے ہم میں سے ہر پاکستانی اچھی طرح واقف ہے۔ دشمن نے ایک بہت بڑی طاقت کی تائید و حمایت اور بھرپور عملی امداد کے بل پر ہمارے وطنِ عزیز کو خطرناک جارحیت کا نشانہ بنا کر اس کے مشرقی حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ چنانچہ آج ہمیں سب سے بڑا اور سب سے اہم مسئلہ یہ درپیش ہے کہ ہم اپنی قومی بقا اور عزت و وقار کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے اوّلاً قائدِ اعظم کے تعمیر کردہ پاکستان کی علاقائی سالمیت کو بحال کریں اور پھر اسے اس درجہ مضبوط و مستحکم اور محفوظ و مامون بنائیں کہ آئندہ دشمن کو ہمارے خلاف جارحیت کا ارتکاب کرنے کی سرے سے جرأت ہی نہ ہو سکے۔

موجودہ نازک اور سنگین صورتِ حال میں ہمارے لئے بنیادی اہمیت کا حامل غور طلب سوال یہ ہے کہ ایسی صورتِ حال کیوں پیدا ہوئی اور ہمیں یہ دن کیوں دیکھنا پڑا؟ یہ معلوم کرنا اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ ہم اصل وجوہات سے آگاہ ہونے اور ان کا ازالہ کرنے کے بعد آئندہ ایسی صورتِ حال کے اعادہ کا کُلّی طور پر سدِّ باب کر سکیں۔ سیاسی لحاظ سے اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ قوم نے بالعموم سہل انگاری سے کام لیتے ہوئے قائدِ اعظمؒ کے بتائے ہوئے اصولوں اور احتیاطوں نیز آپ کے تجویز کردہ سیاسی ضابطۂ عمل کو یکسر پسِ پشت ڈال دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اِلّا ماشاء اللہ قوم کے بڑے اور چھوٹے جانتے اور سمجھتے بوجھتے ہوئے دیدہ و دانستہ ہر اُس برائی میں ملوّث ہوتے چلے گئے جس سے قومی بقا و استحکام کی خاطر بچنے کی آپ نے نہایت پُر زور طریق پر ایک بار نہیں بلکہ بار بار تلقین فرمائی تھی۔ اور ہر اُس خطرہ کو انہوں نے دعوت دی جس سے آپ نے نہایت واضح الفاظ میں خبردار فرمایا تھا۔

وہ کونسا اندرونی اور بیرونی خطرہ ہے جس سے قائدِ اعظمؒ نے قوم کو خبردار نہیں فرمایا اور وہ کونسی قومی برائی ہے جس کے ہلاکت آفریں نتائج و عواقب سے آگاہ کر کے اس سے بچنے کی آپ نے نہایت پُر زور تلقین نہیں فرمائی۔ آپ نے غدّاروں، چھپے ہوئے دشمنوں نیز ذاتی مفاد کو قومی اور ملکی مفاد پر ترجیح دینے والوں سے ہوشیار رہنے کی متعدد بار تاکید کی اور پھر ان بیرونی دشمنوں سے بھی خبردار فرمایا جو ایسے غدّاروں کو آلۂ کار بنا کر پاکستان کی سالمیت کو تباہ کرنے کی تاک میں لگے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے بلا استثناء ہر پاکستانی کی نظر کے اتنا وسیع ہونے پر خاص زور دیا کہ وہ صوبائی حد بندی، محدود قوم پرستی اور نسلی و لسانی تعصّبات سے بالاتر ہو۔ پھر آپ نے اتحاد، تنظیم اور یقینِ محکم کا درس دے کر قومیت کے احساس، وطن کی محبت اور ناقابلِ تسخیر اتحاد کی اہمیت کو بار بار واضح فرمایا اور پوری جانکاہی کے ساتھ یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اگر باہم لڑو گے تو نہ صرف یہ کہ ایک طاقتور مملکت کی تعمیر کرنے میں ناکام رہو گے بلکہ یہ خطرہ بھی مول لو گے کہ کہیں تم لاکھوں جانوں کی قربانیاں دے کر حاصل کی ہوئی اس مملکت کو ہی گنوا نہ بیٹھو۔ پھر آپ نے طرزِ حکومت، حکّام اور افسران کے فرائض، عوام کی ذمہ داریوں نیز طلباء اور نوجوانوں کے کردار سے متعلّق بیش قیمت تفصیلی ہدایات دیں۔ آپ کی تقاریر جو بلاشبہ ہر قومی اور سیاسی معاملہ میں مشعلِ راہ کا درجہ رکھتی ہیں بیشمار ہدایات کا ایک بیش بہا خزینہ ہیں۔

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ ماضی میں ہمارے بڑوں اور چھوٹوں نے قائدِ اعظم کی ان سب ہدایات کو بھلا ڈالا۔ خطرہ روز بروز بڑھتا گیا۔ لیکن وہ صوبائی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصّبات میں پھنس کر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور خود بلند سے بلند تر ہونے کی کوشش میں لگے رہے۔ اس طرح اندرونی محاذ کے کمزور پڑ جانے کی وجہ سے بیرونی دشمنوں کو (جو اوّل دن سے اس مملکتِ خداداد کو تباہ کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے) خود انہیں میں سے اپنے ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بعض آلۂ کار مل گئے۔ نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ پوری قوم ایک حصۂ ملک پر دشمن کے قابض ہو جانے کی وجہ سے سخت اضطراب میں مبتلا ہے۔ اتنا بڑا قومی المیہ رونما ہونے کے بعد اب کہیں اگر صحیح معنوں میں ایک نمائندہ حکومت برسرِ اقتدار آئی ہے جس نے قائدِ اعظم کی بیان فرمودہ ہدایات کی روشنی میں ایک نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ تمام نقصانات کی تلافی، قائدِ اعظم کے تعمیر کردہ پاکستان کی علاقائی سالمیت و اتحاد کی بحالی، اس کی از سرِ نو تعمیر و ترقی اور خوشحالی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس نے برسرِ اقتدار آتے ہی ہمہ گیر اقدامات کے ذریعہ قوم میں اعتماد بحال کر کے اسے قربانی و ایثار اور انتھک جدوجہد کی ایک نئی تڑپ سے ہمکنار کر دکھایا ہے۔

اگر ہم سوچیں اور غور و فکر سے کام لیں تو اس نتیجہ پر پہنچنا چنداں مشکل نہیں ہے کہ موجودہ عظیم قومی المیہ سے خدا تعالیٰ نے ہم اہلِ پاکستان کو اس لئے دوچار کیا ہے تاکہ ہم اپنی غلطیوں، کوتاہیوں اور غلط روی کو خیرباد کہہ کر قائدِ اعظم کی نصائح اور ہدایات پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے میں لگ جائیں اور اس طرح اپنی قربانیوں اور فداکاریوں کے ذریعہ پاکستان کی سالمیت، اس کے وقار اور اس کی عظمت کو از سرِ نو بحال کر دکھائیں۔ اس عظیم قومی سانحہ میں جس سے اپنی روش کے باعث آج ہمیں دوچار ہونا پڑا ہے ایک یہ حکمت بھی پوشیدہ ہے کہ ہم قائدِ اعظم کی نصائح اور ہدایات پر عمل پیرا ہونے کا از سرِ نو عہد باندھیں اور ذہنی و فکری اور عملی لحاظ سے اپنے اندر ایک تغیرِ عظیم پیدا کریں۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، جیسا کہ قائدِ اعظم نے بڑے یقین اور اعتماد کے ساتھ فرمایا ہے "یہ ہمیشہ کے واسطے قائم رہنے کے لئے معرضِ وجود میں آیا ہے۔ عارضی اور وقتی مشکلات اور نقصانات کے باوجود پاکستان اپنی اصل حدود کے ساتھ جو اس کے قیام کے وقت متعیّن ہوئی تھیں زندہ ہے اور انشاء اللہ العزیز ہمیشہ زندہ رہے گا۔ دُنیا اس کی سالمیت اور اس کے وجود کو کوئی مستقل گزند پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی اور نہ وہ کبھی کامیاب ہو سکتی ہے۔

انگریزی کا محاورہ ہے LEARNING COMES THROUGH SUFFERING

یعنی ابتلاء و مصائب اپنی ذات میں ایک زبردست معلّم کی حیثیت رکھتے ہیں اور اصل گیان انسان کو ان کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی قوم اس قسم کے ابتلاؤں سے سبق حاصل کر کے اصلاحِ احوال اور تلافئ مافات کی غرض سے سر دھڑ کی بازی لگا دے اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے جب تک کہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائے تو پھر ایسے ابتلاء اس قوم کے لئے نزولِ رحمت کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور جب ایسے ابتلاء کسی دشمن قوم کی معاندانہ کارروائیوں کے نتیجہ میں وارد ہوں تو پھر بھی فرض شناس مظلوموں کے لئے ان میں خیر کا کوئی نہ کوئی پہلو چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں ؎

عدو شرّے برانگیزد کہ خیرِ ما درآں باشد

موجودہ نازک حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور قومی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر کے ان کے عملی تقاضوں کو سمجھیں اور انہیں کما حقّہٗ پورا کرتے ہوئے دشمن کے پھیلائے ہوئے شر میں پوشیدہ خیر سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور پاکستان کی سالمیت کو بحال کر کے اسے اتنا مستحکم و مضبوط اور محفوظ و مامون بنا دیں کہ آئندہ دشمن کو ہمارے خلاف شر پھیلانے کی جرأت نہ ہو سکے ٭

دُنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو ختم نہیں کر سکتی

قائدِ اعظمؒ نے ڈھاکہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے دشمنوں کی کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں گی۔ ہم مصائب و آلام کی سیاہ رات سے سُرخرو ہو کر نکلیں گے اور دُنیا کو دکھا دیں گے کہ مملکتیں محض زندگی حاصل کرنے کیلئے نہیں بلکہ اسے بہتر بنانے کیلئے قائم ہوتی ہیں۔ دُنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو ختم نہیں کر سکتی۔ ہم جتنی بڑی قربانی سے گزریں گے اُتنا ہی بن سنور کر نکلیں گے ٹھیک جس طرح سونا آگ سے کُندن بن جاتا ہے۔ اسلئے میں جرأت، اعتماد اور اُمید کا پیغام دیتا ہوں۔ آئیے اپنی تمام تر قوّتوں کو مجتمع اور منظّم کر لیں اور نازک معاملات کو آہنی عزم اور نظم و ضبط سے انجام دیں جو عظیم قوموں کے شایانِ شان ہوتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

149

مسلمانانِ عالم کا عروج
اور
اسلام دشمن طاقتوں کا زوال بہرحال مقدر ہے

قرآن مجید کی ایک نہایت لطیف تمثیل کی روشنی میں

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

قرآن مجید جیسی کامل و مکمل زندہ کتاب اور دائمی شریعت کا یہ بے نظیر اعجاز اور فقید المثال کرامت ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کی قومی و اجتماعی زندگی کے ہر نازک موڑ اور کٹھن مرحلہ پر ہر سچے مسلمان کو خوشی اور مسرت کا زندگی بخش پیغام دیتے ہوئے اسے یقین و معرفت کی اس مستحکم چٹان پہ لا کھڑا کرتا ہے کہ درمیانی حالات خواہ کچھ ہوں مگر خدا کے آسمانی دفتر میں آخری فتح اور مکمل غلبہ اس کے عاجز و ناتواں مگر حقیقی مومن بندوں کے نوشتہ تقدیر میں لکھی جا چکی ہے وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران ع ۱۴) تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔

ع جیتیں گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

سورۂ کہف میں ایک لطیف تمثیل

اگر ہم سورۃ کہف کے پانچویں رکوع کا بنظر غائر مطالعہ کریں تو اس میں ہمیں ایک نہایت لطیف تمثیل ملتی ہے جس سے مایوسی اور ظلمت کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور بصیرت و فراست کی نئی راہیں متعین ہوتی ہیں یہ رکوع سچ مچ ہر زمانہ اور ہر خطہ کے مظلوم اور بے بس مسلمانوں کے لئے محفوظ پناہ گاہ اور روشنی کا بلند و بالا مینار ہے جس کے سامنے یاس و قنوطیت کی تاریکیاں ایک لمحہ میں پاش پاش ہو جاتی ہیں۔

اس لطیف تمثیل میں اسلام اور کفر کی دو آخری حکومتوں کو دو باغوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ عالم روحانی میں باغ کو فوجوں اور لشکروں کی چھاؤنیوں اور ہیڈ کوارٹرز سے تعبیر کیا جاتا ہے چنانچہ علامہ عبد الغنی نابلسی "تعطیر الانام" میں تحریر فرماتے ہیں "البستان ... یدل علی السلطان الجامعة للجیوش ذات الجنود المختلفة" (جلد ا ص ۱۵ مطبوعہ مصر) یعنی باغ سے مراد بعض دفعہ شاہی محل ہوتے ہیں جو فوجوں اور لشکروں کے جمع ہونے کے مراکز ہیں۔

اس قرآنی تمثیل میں اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے کہ:۔

"تو ان کے سامنے ان دو شخصوں کی حالت بیان کر جن میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے تھے اور (انہیں) ہم نے کھجوروں کے درختوں سے (ہر طرف سے) گھیر رکھا تھا اور ہم نے اُن (دونوں کے مجموعہ) کے درمیان کچھ کھیتی بھی پیدا کی تھی ان دونوں باغوں نے (اپنا) اپنا پھل (خوب) دیا اور اس میں سے کچھ (بھی) کم نہ کیا اور ان کے درمیان ہم نے ایک نہر جاری کی تھی اور اسے بہت پھل حاصل (ہوتا) تھا اس پر اس نے اپنے ساتھی کو اس سے باتیں کرتے ہوئے (فخریہ طور پر) کہا (کہ دیکھ) تیری نسبت میرا مال زیادہ اور جتھا معزز ہے اور (ایک دفعہ) وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے اپنے باغ میں داخل ہوا (اور) اس نے (اپنے ساتھی سے) کہا (کہ) میں نہیں سمجھتا کہ یہ میرا (باغ) کبھی تباہ ہوگا اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ (موعودہ تباہی کی) گھڑی (کبھی) آنے والی ہے اور اگر (بالفرض) مجھے میرے رب کی طرف لوٹا (بھی) دیا جائے تو میں (وہاں بھی) یقیناً اس سے بہتر ٹھکانا پاؤں گا اس کے ساتھی نے اس سے سوال و جواب کرتے ہوئے کہا (کہ) کیا تو نے اُس ہستی کا انکار کر دیا ہے جس نے تجھے (اوّلاً) مٹی سے (اور) پھر نطفہ سے پیدا کیا اور پھر اس نے تجھے پورا آدمی بنایا۔ (تمہارا تو یہ حال ہے) لیکن (میں تو یہ کہتا ہوں کہ) حق تو یہ ہے کہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو (بھی) اپنے رب کا شریک نہیں بناتا۔ اور جب تو اپنے باغ میں آیا تھا تو کیوں نہ تو نے کہا (کہ وہی ہوگا) جو اللہ چاہے گا۔ کیونکہ (اللہ ہی کے فضل سے ہر ایک قوت حاصل ہوتی) ہے اگر تو مجھ ناچیز کو اپنی نسبت مال اور اولاد میں کم سمجھتا ہے تو بالکل ممکن ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے کوئی بہتر (باغ) دے دے اور اس تیرے باغ پر اوپر سے کوئی آگ کا شعلہ گرا دے جس کی وجہ سے وہ ایک صاف اور چٹیل میدان ہو جائے یا اس کا پانی خشک ہو جائے (اور) پھر تو (یعنی اسلام کا دشمن) اُس کی تلاش کی (بھی) طاقت نہ پائے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور اس کے تمام پھلوں کو تباہ کر دیا گیا اور وہ (یعنی باغ کا مالک) اور اس حال میں کہ وہ (باغ) اپنے سہاروں پہ گرا ہوا تھا اس (مال) کی وجہ سے جو اس نے اس (باغ کی ترقی) کے لئے خرچ کیا تھا اپنے دونوں ہاتھ ملنے لگا اور کہنے لگا کہ اے کاش میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بناتا اور (اس وقت) کوئی جماعت بھی اس کے ساتھ نہ ہوتی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور نہ وہ (اس کا) کوئی انتقام ہی لے سکا ایسے موقع پہ مدد اللہ کی ہی مفید ہوتی ہے جو معبود حقیقی ہے اور وہ بدلہ دینے میں بھی سب سے اچھا ہے اور اچھا انجام (پیدا کرنے) کی رو سے بھی سب سے اچھا ہے"

(ترجمہ از تفسیر صغیر عکسی صفحہ ۳۰۲-۳۰۳)

عبث ہیں باغ احمد کی تباہی کی یہ تدبیریں
چھپی بیٹھی ہیں تیری راہ میں مولیٰ کی تقدیریں
تری تقصیریں خود ہی تجھ کو دے دیں گی سزا ظالم
لپٹ جائیں گی تیرے پاؤں میں دو بن کے زنجیریں

(باقی)

نماز باجماعت کی اہمیت

نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے اور حضرت رسول کریمؐ اس کے متعلق اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کہ میری آنکھیں نہیں اور رستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جس سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں۔ پرانے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تا کہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ حضرت رسول کریمؐ نے اسے اجازت دے دی لیکن پھر فرمایا کہ کیا تمہارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ آتی ہے آپ نے فرمایا کہ پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آج کل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سن کر بھی مسجد میں نہیں آتے کونسے پتھر پڑے ہوئے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں یا انہیں کونسی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ حضرت رسول کریمؐ نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے۔ مگر آجکل لوگ معمولی معذرت کی بناء پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمی مقام

(مکرم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری)

خدا کے انبیاء دنیا میں خدا کی طرف سے علوم حقیقی کا ایک بے بہا خزانہ لے کر آتے ہیں۔ دنیا اپنے محدود تخیل کے ماتحت ان کو دنیا ہی کا ایک آدمی سمجھتی ہے مگر حقیقت یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حقائق و معارف کی چادر نے ان کو اس طریق سے ڈھانپ لیا ہوتا ہے کہ انسانی نظریں ان کو پوری طرح پہچان نہیں سکتیں۔ دنیا سمجھتی ہے کہ وہ اپنے زمینی علوم اور دنیوی ساز و سامان کے ساتھ خدا کے انبیاء کے روحانی علوم اور آسمانی حربوں پر غالب آجائے گی۔ مگر خدا کی قدرت کاملہ ان کو ہمیشہ اپنے پیاروں کے مقابلہ میں ناکام اور نامراد ثابت کرتی چلی آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی تائید کے ذریعہ مدعیان علم کو عاجز کرنے والا کلام عطا فرمایا۔ آپ نے آسمانی تائید سے متعدد کتب تحریر فرمائیں جن میں سے بعض عربی زبان میں بھی ہیں۔ ان کتب میں قرآن مجید کے حقائق و معارف بکثرت تحریر کئے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باطل شکن علمی انکشافات میں سے صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ وہ مثال لفظ "توفّی" کے معنے کے متعلق ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی متعدد کتب میں اس کے متعلق تحدی فرمائی ہے بلکہ انعامی چیلنج کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفّی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا"
(ازالہ اوہام بار دوم صفحہ ۲۷۵)

اسی کی تائید میں ایک اور اعلان حضور نے بدیں الفاظ شائع فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔

"میں نے مدت ہوئی کہ اسی ثابت شدہ امر پر ایک اشتہار دیا تھا کہ جو شخص اس کے برخلاف کسی حدیث یا دیوانِ مستند عرب سے کوئی ایسا فقرہ پیش کرے گا جس میں باوجود اس کے کہ توفّی کے لفظ کا خدا فاعل ہو اور کوئی علم مفعول ہو یعنی کوئی ایسا شخص مفعول بہ ہو جس کا نام لیا گیا ہو۔ مگر باوجود اس امر کے اس جگہ وفات دینے کے معنے نہ ہوں تو اس قدر اس کو انعام دوں گا۔ اس اشتہار کا آج تک کسی نے جواب نہیں دیا۔ اب پھر اتمام حجت کے لئے دو سو روپیہ نقد کا اشتہار دیتا ہوں۔ اگر کوئی ہمارا مخالف ہمارے اس بیان کو یقینی اور قطعی نہیں سمجھتا تو وہ احادیث صحیحہ نبویہ یا قدیم شاعروں کے اقوال میں سے جو مستند ہوں اور جو عرب کے اہل زبان اور اپنے فن میں مسلّم ہوں کوئی ایک ایسا فقرہ پیش کرے جس میں توفّی کے لفظ کا خدا تعالیٰ فاعل ہو اور مفعول بہ کوئی علم ہو جیسے زید اور بکر اور خالد وغیرہ اور اس فقرہ کے معنے بجز اس کے کوئی اور ہوں۔ وفات دینے کے معنے نہ ہوں تو ایسی صورت میں میں ایسے شخص کو مبلغ دو سو روپیہ نقد دے دوں گا ایسے شخص کو صرف یہ پیش کرنا ہوگا کہ وہ حدیث جس کو وہ پیش کرتا ہے وہ حدیث صحیح نبوی ہے یا گذشتہ عرب کے شاعروں میں سے کسی ایسے شاعر کا قول ہے جو علم محاورات عرب میں مسلّم الکمال ہے۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۱۸)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے لفظ توفّی کے معنوں کے متعلق ایک جامع و مانع قانون پیش فرمایا ہے جسے ہرگز غلط ثابت نہیں کیا جا سکتا اور چونکہ یہ قانون لغت عرب کی جزئیات قرآن مجید و احادیث نبویہ نظم و نثر قدیم و جدید کے عین مطابق ہے اس لئے اسے غلط قرار دینا کوئی آسان کام نہیں۔ بڑے بڑے ادبار آئے اور لغوی پیدا ہوئے۔ علماء اور مفسرین نے بہت موشگافیاں کیں لیکن لفظ توفّی کے متعلق عالمگیر قانون کو بیان کرنے اور اس صداقت کو واشگاف کرنے کا فخر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے۔ آپ کی یہ تحدّی وہ نوشتہ ہے جسے دنیا بھر کے علماء باطل نہیں کر سکتے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی یہ تحدّی آج بھی قائم ہے اور آپ کی صداقت پر ایک برہان واضح ہے۔

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۲/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۳/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم بالبقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مخلص بالذات۔ اول، دوم اور سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ (یعنی ایک ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مخلص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ والسلام

ناظر تعلیم ربوہ

ضرورت ڈرائیور

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں ایک موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوا دیں اور انٹرویو مورخہ ۲۹ دسمبر بوقت ۸ بجے صبح دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہوگا۔ اپنے ہمراہ ڈرائیونگ لائسنس بھی لائیں۔

آمد و رفت کا خرچ درخواست دہندہ خود برداشت کرے گا۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۸۳

میں اللہ دی زوجہ عطا محمد صاحب قوم ارائیں عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن نوئیں کے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

حق مہر دو صد روپے بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: اللہ دی۔

گواہ شد: احمد خان منگلا معلم وقف جدید فیروز والا ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: عطا محمد خاوند اللہ دی۔ نوئیں کے ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۵۸۴

میں سردار بیگم بیوہ چوہدری احمد دین صاحب قوم چوغطہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن سمندری ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۱۹۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ پانچصد -/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی تین تولے مالیتی -/۴۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: سردار بیگم بیوہ چوہدری احمد دین صاحب مرحوم

گواہ شد: محمد شریف ریٹائرڈ ٹیلیفون سپروائزر موصی نمبر ۳۹۲۳ ربوہ

گواہ شد: قدرت اللہ بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۵۸۵

میں نعیمہ بشریٰ زوجہ ملک سلطان علی صاحب ریحان قوم جٹ عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن احمدے والا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی سات تولے قیمتی ۱۰۵۰ روپے

۲۔ سلائی مشین ولیسی مالیتی ایکصد پچاس روپے

۳۔ حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار پانچصد روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: نعیمہ بشریٰ بقلم خود

گواہ شد:- محمد اسماعیل دیالگڑھی بقلم خود۔ والد موصیہ۔ مربی سلسلہ احمدیہ

گواہ شد: سلطان علی ریحان بقلم خود خاوند موصیہ سکنہ احمدے والا۔ ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۵۸۶

میں امۃ الحی مرزا زوجہ نذر محمد صاحب کھوکھر قوم مغل عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر پانچ ہزار روپے واجب الوصول

۲۔ ایک عدد طلائی انگوٹھی مالیتی -/۱۰۷ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: امۃ الحی مرزا زوجہ نذر محمد کھوکھر

گواہ شد: محمد سلیم احمد سیکرٹری مال دارالصدر غربی ربوہ ولد نور محمد صاحب صحابی مرحوم

گواہ شد: مرزا حمید اللہ ولد حکیم فیروز دین صاحب دارالصدر غربی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۸۷

میں امۃ القیوم مرزا بنت حکیم فیروز الدین صاحب زوجہ اعجاز احمد طارق قوم مغل عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر پانچ ہزار روپے واجب الوصول

۲۔ ایک عدد طلائی انگوٹھی مالیتی -/۴۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: امۃ القیوم مرزا (زوجہ اعجاز احمد صاحب طارق ملتان) دارالصدر غربی ربوہ الف ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: محمد سلیم احمد ولد نور محمد صاحب صحابی مرحوم سیکرٹری مال دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد: مرزا حمید احمد موصی ولد حکیم فیروز الدین صاحب۔ دارالصدر غربی الف۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۸۸

میں صوفی احمد دین ولد میاں شہاب الدین صاحب۔ قوم گجر پیشہ خادم مسجد نارنگ عمر ۴۴ سال بیعت ۱۰ مئی 1956ء ساکن حویلی لکھا حال نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: صوفی احمد دین ساکن حویلی لکھا حال نارنگ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: مستری اللہ دتہ سیکرٹری مال کرتو ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: چوہدری محمد ابراہیم سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ نارنگ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۵۸۹

میں سید سراج الدین عباسی ولد سید کریم الدین صاحب عباسی قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن بھکر ضلع میانوالی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) اراضی بمقام کوٹلہ جام ضلع میانوالی (نشیبی) بارہ کنال دو مرلے مالیتی -/۱۰۰۰ روپے

(۲) اراضی بمقام بھکر ضلع میانوالی ایک کنال مالیتی -/۳۵۰ روپے

(۳) سکنی پلاٹ دارالیمن ایک کنال مالیتی -/۲۵۰۰ روپے

نقد رقم ۳۷۵۵ روپے کل میزان -/۷۶۰۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۶۷ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: سراج الدین بقلم خود ولد کریم الدین عباسی

گواہ شد: غلام حسن صدر جماعت احمدیہ بھکر

گواہ شد: نور محمد خالد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھکر۔

150

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بڑی بشارت

تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی مبارک تحریکوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ایک کشف میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ بشارت دی ہے کہ ان تحریکوں کے ذریعہ انشاء اللہ تعالیٰ انوار القرآن زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ حضور فرماتے ہیں:

"عالم بیداری میں میں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا پھر میں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پر شوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی بشریٰ لکم۔"

اس کشف کی تعبیر کے متعلق حضور فرماتے ہیں:-

"وہ خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوار قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

کیا ہی مبارک اور خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو وقف عارضی کی سکیم میں شامل ہو کر انوار قرآنی کو پھیلانے کا ذریعہ بن رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں بڑے درد کے ساتھ اور بڑے زور کے ساتھ یہ بات رکھنا چاہتا ہوں... ہم اپنی کوششوں کو اور اپنے عملوں کو اور اپنی محنتوں کو اور اپنی تدابیر کو اور اپنی جدوجہد کو اور مجاہدہ کو تیز سے تیز تر کر دیں.... تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب ہوتا دیکھ لیں۔"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تکمیل کرتے ہوئے تحریک جدید کے مالی جہاد کی خاطر اپنی ذمہ داریوں کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اشاعت قرآن مجید کا اہم کام

نصرت جہاں سکیم کے ماتحت خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے ممالک میں انسانیت کی خدمت کے لئے کام ہو رہا ہے۔ ہیلتھ سنٹر کھل رہے ہیں درسگاہیں جاری ہو رہی ہیں۔ قابل ڈاکٹروں اور اساتذہ کو بھجوایا جا رہا ہے اشاعت قرآن مجید کا کام بھی عنقریب بڑے زور سے شروع ہو رہا ہے۔ جن مخلصین نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدے لکھوائے تھے۔ اگر وہ اس وقت تک ساٹھ فیصد ادائیگی نہ کر سکے ہوں تو اب ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء سے پہلے ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

تحقیقاتی کمشن کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا

کمشن تین ماہ میں تحقیقات مکمل کر کے رپورٹ پیش کرے گا

راولپنڈی ۲۶ دسمبر۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے مشرقی پاکستان میں شکست اور مغربی محاذ پر جنگ بندی کے اسباب کی تحقیقات کے لئے جو اعلیٰ سطح کا تحقیقاتی کمشن مقرر کیا ہے اس کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ صدارتی امور کی وزارت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس کمشن کے صدر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس حمود الرحمٰن ہوں گے اور اس کے ارکان میں جسٹس انوار الحق، چیف جسٹس ہائی کورٹ پنجاب اور جسٹس طفیل علی عبدالرحمٰن چیف جسٹس سندھ بلوچستان ہائی کورٹ شامل ہوں گے۔

کمشن اپنا پروگرام اور طریق کار خود وضع کرے گا۔ اس کی کارروائی بند کمرے میں ہوگی پاکستان کی ہوائی بری اور بحری فوج کا ایک ایک نمائندہ کمشن کی مدد کے لئے موجود ہوگا۔ تحقیقات شروع کرنے کی تاریخ اور جگہ کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔ جب بھی کمشن کا پہلا اجلاس شروع ہوگا اس کے بعد تین ماہ کے اندر تحقیقات مکمل ہو جائے گی اور اس کی رپورٹ صدر پاکستان کو پیش کر دی جائے گی۔ اعلان میں یہ امر واضح کر دیا گیا ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کا یہ فرض ہوگا کہ کمشن کو جس شخص کے تعاون کی بھی ضرورت محسوس ہو وہ اسے پیش کرے

سرحد کی حکومت غریبوں کو ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچائیگی

پشاور ۲۶ دسمبر۔ سرحد کے گورنر جناب حیات محمد خان شیرپاؤ نے اخباری نمائندوں کو بتایا ہے کہ حکومت سرحد پیپلز پارٹی کے پروگرام کے تحت اصلاحات کی ایک جامع سکیم صوبہ میں نافذ کرے گی۔ جنگلات کو پٹے پر دینے کے سلسلے میں بدعنوانیوں کی صدبا اصلاح کی جائے گی۔ حکومت کوشش کرے گی کہ امداد باہمی کی سکیم کے تحت مستحق افراد کو مدد ملے۔ ترقیاتی بنک چھوٹے زمینداروں اور کسانوں کو قرضوں کی زیادہ سہولتیں دے۔

تعلیمی اصلاحات کے نفاذ کے سلسلے میں صدر کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے اہم مشورے

صدر بھٹو اور وزیر اطلاعات سے ڈاکٹر سلام کی ملاقاتیں

راولپنڈی ۲۶ دسمبر۔ پاکستان میں جو سائنسی اور تعلیمی اصلاحات نافذ کی جا رہی ہیں ان کے سلسلے میں آج صدر ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر اطلاعات عبدالحفیظ پیرزادہ سے صدر پاکستان کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام نے اہم ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں اس امر پر غور کیا گیا کہ ملک میں تعلیمی اصلاحات کے نفاذ کے لئے کون کون سے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ اور حکومت کے مختلف شعبے اس سلسلے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان ملاقاتوں میں متعدد اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔

حکومت اہم اصلاحات نافذ کرے گی

راولپنڈی ۲۶ دسمبر۔ مرکزی کابینہ کے ممبر جناب غلام مصطفیٰ جتوئی نے جو کہ محکمہ سیاسی امور مواصلات اور قدرتی وسائل کے انچارج ہیں ایک بیان میں بتایا ہے کہ حکومت عوام کی بہبودی کے لئے بہت سے شعبوں میں اہم اصلاحات نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ کن امور پر پہلے توجہ دی جائے۔

پریس ٹرسٹ کے سابق چیئرمین کو نظر بند کر دیا گیا

لاہور ۲۶ دسمبر۔ پریس ٹرسٹ کے سابق چیئرمین ریٹائرڈ جنرل حبیب اللہ خان کو ان کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے حال ہی میں انہیں پریس ٹرسٹ کے عہدے سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔

خریداران الفضل کے لئے ضروری اعلان

مورخہ ۱۲/۲۸ کے بعد اگر کسی خریدار کو بذریعہ ایجنٹ الفضل کا پرچہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے ایجنٹ صاحب نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا یا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی کے متعلق کوئی تسلی بخش جواب دیا ہے۔

(مینیجر)

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات بالالتزام ماہ بماہ ادا فرمائیے (ناظر بیت المال آمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴